بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ ۹۵۹

اپنے کو نیلام کی منڈی میں نہ پیش کیجئے

از مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صاحب

بتاریخ ۲۴ فروری ۸۸ء بروز چہارشنبہ
بعد نماز مغرب بمقام جمالیہ ہال
دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ سے فارغ
ہونے والے طلبہ کے لئے الوداعیہ کے موقع
پر مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ
نے یہ فکر انگیز تقریر فرمائی، جو کسی بھی
دار العلوم میں پڑھنے والے اور وہاں سے
فارغ ہونے والے طلبہ کے لئے نشانِ راہ ہے

www.abulhasanalinadwi.org

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام
علیٰ سید المرسلین وخاتم النبیین محمد
وآلہ وصحبہ اجمعین ومن تبعہم باحسان
ودعا بدعوتہ ربہم الیٰ یوم الدین ۔
اما بعد!

میرے رفقاء کار اساتذہ دارالعلوم، برادران عزیز اور فرزندان عزیز! ——— مجھے سب سے پہلے اپنے اس تاثر کا اظہار کرنا ہے کہ میں نے رخصت ہونے والے بھائیوں کے اردو اور عربی مضامین سن کر خدا کا شکر ادا کیا اور میں برملا اعلان کرتا ہوں کہ الحمد للہ جو کوششیں ہو رہی ہیں وہ ضائع نہیں ہو رہی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے
وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی وَاَنَّ سَعْیَہٗ سَوْفَ یُرٰی
میں اپنے عزیز رفقاء اور اساتذہ دارالعلوم کو مبارکباد دیتا ہوں کہ ان کی کوششوں اور دارالعلوم کے فضلاء کی تصنیفات کا اثر ان مضامین میں ہے۔ میں سالہا سال سے الوداعی جلسوں میں شریک ہو رہا ہوں اور کبھی کبھی الاصلاح کی مجلسوں میں بھی شرکت کا اتفاق ہوا ہے، فکری و علمی لحاظ سے بھی، قوت تعبیر اور قوت بیان کے لحاظ سے بھی اور قدرت تحریر اور اسلوب کے لحاظ سے بھی اور زبان و ادب کے لحاظ سے بھی نمایاں ترقی

www.abulhasanalinadwi.org

نظر آتی ہے یہ بات بڑی موجبِ شکر ہے اور میں اپنے عزیز طلبہ کو ان کی ترقی اور ان کی سعادت مندی پر، ان کے تعلق و احترام پر اور ان کے خلوص و محبت پر مبارکباد دیتا ہوں اور اپنے ان عزیز طلبہ سے معذرت کرتا ہوں جو اپنے مضامین نہیں سنا سکے۔ اور ان کی حوصلہ افزائی کرتا ہوں۔ اور ان کو یہ یقین رکھنا چاہیئے کہ ان کی یہ محنت ضائع نہیں ہوئی اس لئے کہ انہوں نے مضامین تیار کرنے میں جو وقت صرف کیا ہے وہ ان کے لئے ہر حال میں مفید ہے۔ اس پر زیادہ قلق نہ کریں ان کی یہ چیز زیورِ طباعت سے آراستہ بھی ہو سکتی ہے جو ان کے لئے بطورِ یادگار رہو گی۔

اب میں مختصر وقت میں چند ضروری اور وداعی باتیں کرنا چاہتا ہوں! یوں تو وقت کا کوئی اعتبار نہیں لیکن چونکہ یہ الوداعی جلسہ ہے، اس لئے آپ سے میں وہی باتیں کروں گا جو میرے اپنے عقیدے اور اپنے تجربے اور مطالعے کے لحاظ سے ہیں اور میں جن کو آپ کے لئے مفید سمجھتا ہوں آپ کی محبت آپ کا میرے اوپر حق کے سوا کوئی دوسرا محرّک نہیں ہے۔

اب میں آپ سے چار باتیں عرض کروں گا جو حالاتِ حاضرہ سے متعلق ہوں گی۔ اور چار باتیں آپ کی ذات سے متعلق عرض کروں گا۔

حالاتِ حاضرہ سے متعلق چار باتوں میں سے پہلی بات جو اگرچہ بہت بڑی ہے اور میری حقیقت و حیثیت سے بلند ہے مگر اس کے ذکر میں برکت اور حلاوت ہے۔ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروقؓ چند چیدہ اور برگزیدہ صحابہ کرام کی مخصوص جماعت میں تشریف فرما تھے حضرت عمرؓ کو

www.abulhasanalinadwi.org

ایسا محسوس ہوا کہ یہ میرے لئے دعا کا وقت ہے اور ان کی طبیعت میں بھی تقاضا پیدا ہوا جو عارفین میں پیدا ہوا کرتا ہے اور وہ تو سب عارفین سے بڑھ کر عارف تھے انہوں نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ آپ سب آزاد ہیں اپنے لئے دعا کریں اور منہ مانگی مراد مانگیں تو کسی نے کہا کہ اے اللہ اپنے راستہ میں نکلنے کی توفیق دے کہ یہ دولت تیرے راستہ میں لٹا دوں اور تیرے بندے کی خدمت کر دوں، کسی نے کہا کہ اے اللہ اپنے راستہ میں نکلنے کی توفیق دے کہ میں جہاد کر کے اپنا سر کٹاؤں اور تیرے راستہ میں اپنا خون بہاؤں اسی طرح تمام صحابہ کرام کی دعائیں منقول ہیں۔ جب حضرت عمرؓ کی باری آئی تو انہوں نے فرمایا کہ میری دعا ہے کہ میرے پاس ابو عبیدہ رضؓ، سعد بن ابی وقاص، طلحہ، خالد رضی اللہ عنہم اجمعین ہوں اس کے علاوہ اور کئی نام لئے، بہر حال یہ سب وہ لوگ تھے جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے بڑی بڑی فتوحات مقدر کی تھیں اور بڑے بڑے کارنامے تقدیر میں لکھے تھے اور کہا ان میں سے کسی کو کسی محاذ پر اور کسی کو کسی محاذ پر بھیجوں اور ساری دنیا میں ان کے ذریعہ اسلام کا پرچم لہرا دوں اور پوری دنیا اسلام کے زیر نگیں ہو۔

آج سے پہلے اسلام کے مستقبل کے فیصلہ کن محاذ اتنے متعین اور واضح نہیں تھے ان پر کہر تھا کچھ ایسی تاریکیاں تھیں کہ اس وقت متعین کر کے یہ کہنا مشکل تھا کہ یہ چار محاذ ہیں جن کے ذریعہ اسلام اور ملت اسلامیہ ہندیہ کے مستقبل کا فیصلہ ہوتا ہے اور اپنے عقیدہ، اپنے پیغام

www.abulhasanalinadwi.org

اور اپنے تشخص کے ساتھ باقی رہ سکتی ہے یا نہیں؟ تو میرا مطالعہ ہے کہ آج سے چند سال پہلے اور خاص طور پر ۱۹۴۷ء سے پہلے یہ محاذ متعین اور واضح نہیں تھے لیکن اس میں سیاسی تبدیلیوں، انقلاب سلطنت اور اسلام کے خلاف موجودہ مہم اور علمی تجربوں نے اس کو بالکل ایک حقیقت بنا دیا ہے انہیں چار محاذ کا ذکر آپ سے کروں گا جن کے لئے بلند عزائم سپاہیوں اور دینی درسگاہ کے فضلاء اور دینی تعلیم کے تربیت یافتہ علماء اور مخلصین کی ضرورت ہے اور ان کے لئے اس سے بڑی سعادت نہیں ہو سکتی کہ وہ ان محاذ جنگ میں اپنی صلاحیتوں اپنی توانائیوں اور سرگرمیوں کا اظہار کریں۔

(۱) ان میں سب سے بڑا محاذ یہ ہے کہ ہماری ملت اسلامیہ کی آئندہ نسل مسلمان رہ جائے۔ اور وہ صرف ذہنی فکری، تہذیبی اور ثقافتی اعتبار سے نہیں بلکہ اعتقادی ارتداد سے بچ سکے۔ اس وقت سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ جو لوگ ہمارے مدارس سے فارغ ہوں وہ اس محاذ کو سنبھالیں، اس محاذ کا چارج لیں، اور اپنے کو اس محاذ کے لئے وقف کر دیں اور یہ کوشش کریں کہ مسلمانوں کی آئندہ نسل جو ابھی آٹھ دس برس کے بچے یا بارہ پندرہ برس کے نوجوان کی شکل میں ہے اسلام کی اصولی فقہی اور کلامی تعریف پر صادق ہوں اس کے لئے ضرورت ہے اس بات کی کہ قصبے قصبے، شہر شہر اور گاؤں گاؤں مدارس و مکاتب اور مساجد کی بنیاد ڈالی جائے، اور جہاں ایسا ممکن ہو وہاں صباحی و مسائی درجات ہوں

www.abulhasanalinadwi.org

اور جو لوگ جدید تعلیم یافتہ ہیں اور اپنے بچوں کو سرکاری اسکولوں میں بھیجنے کے لئے مجبور ہیں ان کو غذا پہنچائیں۔ اگر ان کو ابھی سے بچانے کی کوشش نہیں کی گئی تو ڈر ہے کہ اس میں نوخیز نسل کو آگے چل کر کلامی اور فقہی اعتبار سے مسلمان کہنا صحیح ہوگا یا نہیں، وہ توحید و شرک اور کفر و ایمان کا فرق کر سکے گی یا نہیں، رسالت، منصب رسالت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی آخر الزماں اور آپ کی شفاعت کو ماننے گی یا نہیں۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ اور وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ۔ پر اس کا ایمان ہوگا یا نہیں

آپ کے بلند عزائم اور بلند خیالات، آپ کے مطالعے اور پختہ صلاحیتوں پر خدا کا شکر ادا کرتے ہیں اور اس پر آپ کو مبارکباد دیتے ہیں، لیکن اس وقت مسئلہ یہ ہے کہ کون کس محاذ کو سنبھالتا ہے، آپ ابھی سے نیت کیجئے کہ ہم اس خطرناک اور نازک محاذ کے لئے سینہ سپر رہیں گے پھر اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے گا۔ اور اسباب مہیا کرے گا۔ اور آئندہ نسل جو ہماری اور آپ کی اولاد ہوگی اس کو مسلمان رکھنے کے لئے جو بھی کوشش کی جا سکے کی جائے، جو ہاتھ پیر مارے جا سکیں مارے جائیں۔ اور جو آب دیدہ و خون جگر بہایا جائے یہ سب سے بڑا محاذ ہے۔

(۲) دوسرا محاذ یہ ہے کہ ملت اسلامیہ اپنے ملی تشخص کے ساتھ باقی رہے، یعنی اپنے عائلی قانون، قرآن مجید کے نصوص قطعیہ اور احکام قطعیہ، نکاح و طلاق کے احکام، ترکہ و تعددات کے احکام پر عمل کر سکے

www.abulhasanalinadwi.org

اگر وہ اس پر عمل نہ کر سکے تو بعض وقت وہ ناجائز اور حرام ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا فَأُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ

بہت سخت الفاظ ہیں اگر خدانخواستہ یہ وقت آگیا کہ مسلمان یہاں نماز تو پڑھ سکے، کلمہ پڑھ سکے۔ قرآن شریف کی تلاوت کر سکے لیکن وہ قرآن مجید کے عائلی احکام پر عمل نہ کر سکے۔ پھر اس وقت علماء کو یہ سوچنا پڑے گا کہ وہ ہجرت کا فتویٰ دیں، خدا کرے وہ وقت نہ آئے ہم اس زمین پر اپنا حق سمجھتے ہیں۔ یہاں کے اہلِ بصیرت عارفین ملہم من اللہ اور اپنے عہد کے مخلص ترین بندوں نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ اس ملک سے اسلام مٹنے والا نہیں ہے اور اس ملک کی قسمت میں اسلام لکھ دیا گیا ہے اور اس ملک کے لئے اسلام الاٹ ہو گیا ہے اور تقدیرِ الٰہی کا فیصلہ ہے کہ اسلام اس ملک میں رہے، اسلام اس کی قیادت بھی کر سکتا ہے اور بچا بھی سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پھر دوبارہ اس کی قیادت مسلمانوں کے ہاتھ آجائے اس لئے ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہیں۔ مگر ہمیں واقعات و حقائق کو دیکھ کر اپنی کوششوں کا رُخ متعین کرنا چاہئے کیونکہ مسلمانوں کا ملی تشخص روز بروز خطرے میں

www.abulhasanalinadwi.org

بڑھتا جا رہا ہے اس کی بے حد ضرورت ہے، اللہ تعالیٰ نے شاہ بانو کیس سے گویا ایک غیبی مدد فرمائی ہے جس نے سارے مسلمانوں میں اس خطرہ کے احساس کو پیدا کر دیا تھا جس کے لئے ایک مہم چلائی گئی اور وہ ایک مرحلہ پر کامیاب ہوئی۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جمہوری اور اجتماعی طریقہ پر اتحاد و اتفاق کے ساتھ اور خلوص کے ساتھ جو مہم چلائی جائے وہ ضرور کامیاب ہوگی۔ حالانکہ فیصلہ سے پہلے یہ پیشین گوئی کرنا بہت مشکل تھا کہ مسلمانوں کے حق میں فیصلہ ہوگا یا نہیں اور ان کا مطالبہ پورا ہوگا یا نہیں؟ لیکن اللہ کے چند مخلص بندوں نے اللہ تعالیٰ کی ہدایت و رہنمائی سے قرآن مجید کی روشنی اور تاریخ کے تجربہ میں صحیح طریقہ اختیار کیا تو انہیں کامیابی ہوئی۔

(۳) تیسرا محاذ پیام انسانیت کا ہے، ہم اس ملک میں اس طرح رہیں کہ اپنے دین کو باقی رکھنے کے لئے بھی، اپنے دین پر عمل کرنے کے لئے اپنے اداروں اور مرکزوں کو محفوظ رکھنے کے لئے بھی، دعوت کا کام کرنے کے لئے بھی، تعلیم و تالیف کا کام انجام دینے کے لئے بھی، با مقصد اور باعزت زندگی گزارنے کے لئے اپنے مخصوص عقائد کے ساتھ اپنے پیغام و مقام کے ساتھ اس ملک میں زندگی گزار سکیں۔ اس کے لئے ضرورت ہے کہ فضا معتدل ہو، مشتعل اور آتش گیر نہ ہو ورنہ کسی وقت بھی ساری کوششوں پر پانی پھر سکتا ہے۔ بہت کم لوگ اس کی ضرورت و اہمیت کو محسوس کرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ یہ چند آدمی کے ذہن کی اپج ہے یا اُن کا

www.abulhasanalinadwi.org

ذاتی رجحان ہے جو کسی وجہ سے پیدا ہو گیا ہے۔

آپ یقین مانئیے کہ حالات کے حقیقت پسندانہ اور عملی مطالعہ نے میری رہنمائی کی ہے ہم جیسے اور رفقار کو اسی مطالعہ نے مجبور کیا کہ وہ کوشش کریں حالانکہ اس کوشش کا تناسب واقعات کے لحاظ سے کچھ بھی نہیں۔ اگرچہ یہ وہ مجمع نہیں ہے جس کے سامنے کہنے سے یہ سمجھوں کہ بات تحریک کی شکل اختیار کرے گی۔ لیکن کیا تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سے وہ کام لے لے۔ لہٰذا آپ اس کو بھی یاد رکھئے اور باہمی اعتماد ایک دوسرے کا احترام ہمارے اندر پیدا ہونا چاہئے۔

اسپین کا المیہ جو پیش آیا اس پر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں اس میں ایک بات بہت نازک یہ ہے کہ وہاں علوم دینیہ کی بھی خدمت کی گئی اور وہاں خدا تک پہنچنے کے لئے ایسے ایسے مجاہدے ہوئے جن سے چوٹی کے اولیار پیدا ہوئے۔ بعض لوگوں نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ مشرق اگر انبیار کی سرزمین ہے تو مغرب اولیار کی سرزمین ہے۔ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی جیسے جلیل القدر مشائخ پیدا ہوئے، اسی طریقہ سے فنونِ لطیفہ کو بھی وہاں بہت ترقی ہوئی۔ اندلس کا ایک مستقل ادبی دلبستان ہے اس کو المدرسۃ الاندلسیۃ کہتے ہیں، اسی طرح چوٹی کے مصنفین پیدا ہوئے۔ موفقات کے مصنف علامہ شاطبیؒ پیدا ہوئے ابن عبدالبر پیدا ہوئے، ایسے ہی بہت سی کتابوں کے مصنف پیدا ہوئے اور مؤطا کی ایسی شرحیں لکھی گئیں لیکن ایک چیز سے اغماض برتا گیا وہ یہ کہ وہاں کی

www.abulhasanalinadwi.org

اصل آبادی کو جو آٹے میں نمک کے برابر تھی اپنی پوری سلطنت واقتدار کے باوجود سنجیدگی کے ساتھ اسلام سے مانوس کرنے اور اسلام کے دائرے میں داخل کرنے کی کوشش نہیں کی گئی اس لئے کہ اقتدار میں اکثر یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ ہمارے نام اس زمین کا پٹہ لکھ دیا گیا ہے، مغلیہ سلطنت کے فرامین میں یہ لفظ ملتا ہے کہ "دولتِ ابد قرار"، یعنی ہم براہ راست حضرت اسرافیلؑ کو اس ملک کا چارج دیں گے اور اس وقت تک کوئی خطرہ نہیں ہے یہ اس کا غلط خیال تھا۔ اس پھیلی ہوئی آبادی کو اپنے حال پر چھوڑ دینا اور اس کے جذبات کو غلط تعلیم کے ذریعہ، غلط تاریخ کے ذریعہ، اپنی اخلاقی کمزوریوں کے ذریعہ اس سے بڑھ کر مقابل سیاسی تحریکوں کے ذریعہ نشوونما پانے کا موقعہ دینا بہت خطرناک ہے۔

ہندوستان میں تو یہ عنصر زیادہ واضح طور پر ہے، مسلمانوں نے ہندوستان پر آٹھ سو سال تک علی الرغم حکومت کی ہے اور جب آخر میں تصادم اور متضاد سیاسی تحریکیں چلی ہیں اور انہوں نے غیر مسلموں کے دل میں بڑے بڑے ناسور پیدا کر دیئے ہیں اب اس کو پیام انسانیت کے ذریعہ ہی ختم کیا جا سکتا ہے۔ اس کو میں نے بہت اختصار سے بیان کیا ہے اس پر پورا لٹریچر تیار ہو گیا ہے آپ اس کا مطالعہ کریں۔

(۴) چوتھا اور آخری محاذ علوم دینیہ کے بقا کی کوشش کرنا اور زمانہ کے ساتھ ان کو تطبیق دینا۔ اس طرح نہیں کہ زمانہ کے تابع ہوں بلکہ زمانہ کے جائز اور واجب تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اور اس کی زبان وادب کی رعایت

www.abulhasanalinadwi.org

کے ساتھ علوم دینیہ کو زندہ رہنے اور اپنا کام کرنے اور زمانہ کا نہ صرف ساتھ دینے بلکہ اس کی قیادت کرنے کے قابل بنائیں اس کے لئے عربی مدارس تو ریڑھ کی حیثیت رکھتے ہیں ان کو ترقی دیں اور ان کے لئے اساتذہ تیار ہوں۔ ندوۃ العلماء کے ملحق مدارس کو اپنی پچاس ساٹھ سے متجاوز تعداد ہونے کے باوجود اساتذہ نہیں ملتے آپ اس کے لئے بھی تیار ہوں نئے مدارس قائم کریں۔ علوم دینیہ میں نئی زندگی اور تازگی پیدا کریں صرف یہ نہیں کہ آپ فرسودہ چیزوں کو فرسودہ اور بوسیدہ چیزیں سمجھ کر پڑھائیں بلکہ ان میں نئی روح اور نئی توانائی پیدا کریں۔ تصنیفات نئی ہوں تشریحات نئی ہوں، نئی ترجمانی ہو، نئی قوتِ تدریس ہو، نیا ذوقِ تعلیم ہو اور نئی ذہنی صلاحیت اور اس کے ساتھ ذکاوت، حافظہ اور مطالعہ کی وسعت ہو۔

یہ چار چیزیں جو میں نے اختصار سے بیان کی ہیں ان کی طرف توجہ کرنا نہایت ضروری ہے۔

اور اب وہ چار چیزیں بیان کرتا ہوں جو آپ کی ذات سے متعلق ہیں انہیں آپ سرسری نہ سمجھیے گا یہ ہزاروں صفحات کے مطالعہ کا نچوڑ ہے اگرچہ خودستائی ہے اور اس میں کوئی فضیلت نہیں ہے محض اپنی بات میں اہمیت پیدا کرنے کے لئے کہتا ہوں کہ بہت کم لوگوں کو علمائے سلف اور علمائے معاصرین اور درمیانی دور کے علماء خاص طور پر ہندوستان کے علماء کے تراجم پڑھنے کا موقعہ ملا ہوگا جتنا مجھے ملا۔ اور اس کے خاص اسباب تھے کیونکہ میں ایک تاریخی ماحول اور مؤرخین کے گھرانے میں پیدا ہوا اور گھر میں

www.abulhasanalinadwi.org

سارا خزانہ موجود تھا۔

"نزہۃ الخواطر" جس میں ساڑھے چار ہزار سے زائد علمائے ہند کے تراجم ہیں اس کو میں نے کئی بار پڑھا۔ مسودہ کے مرحلہ سے لے کر طباعت کے بعد تک ہر مرحلہ میں کئی بار پڑھتا رہا۔ اسی طرح وفیات الاعیان اور طبقات کی جو کتابیں ہیں پڑھیں۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے بزرگوں کی خدمت میں رہنے کا موقعہ بھی نصیب فرمایا۔

(۱) سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملہ درست ہو۔ کسی درجہ میں تقویٰ، دیانت داری اور تعلق مع اللہ ہو یا اس کی فکر ہو، یہ ایسی بنیادی بات ہے کہ جس کے بغیر نہ کسی کام میں برکت ہوتی ہے نہ حرکت اور ایسا حقیقی نفع اسی وقت ہوگا جب خدا اور رسول ؐ کے ساتھ معاملہ درست ہو۔

میں یہ نہیں کہتا کہ آپ سب کے سب شب بیدار بن جائیں صوفی اور عارف باللہ ہو جائیں یہ ہر شخص کے لیے ضروری نہیں۔ لیکن جو ضروری حقہ ہے وہ یہ ہے کہ ایک حد تک تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملہ صحیح ہو اور اس کی فکر ہو۔ اور اپنی نمازوں کی فکر ہو دعا کا ذوق ہو اور انابت الی اللہ کسی نہ کسی درجہ میں ضرور ہو۔ یہ سب سے اہم اور بنیادی چیز ہے اسے کبھی بھولنا نہیں چاہیے۔ اور اس کے حصول کے بہت سے ذرائع ہیں ان میں سے ایک تو یہی ہے کہ کتاب و سنت اور فقہ کا مطالعہ کریں اور اس کے مطابق اپنی نمازوں کو بہتر بنانے کی کوشش کریں اس کے علاوہ سب سے مؤثر چیز یہ ہے

www.abulhasanalinadwi.org

کہ بزرگانِ دین کے حالات پڑھیں اور اگر اللہ تعالیٰ نصیب کرے تو کسی بزرگ کی صحبت اختیار کریں، میں بے تکلف کہتا ہوں کہ اس سلسلہ میں سب سے بہتر اور مفید حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابیں خاص طور سے ان کے ملفوظات و مواعظ ایک اچھا اثر رکھتے ہیں میں نے الحمد للہ ساری مدت، اپنے تمام ادبی ذوق اور تاریخی ملکہ انتقادی ذوق کے ساتھ ان سے فائدہ اٹھایا ہے اور آپ کو بھی مشورہ دیتا ہوں اس سے آپ کو اپنی جاہ طلبی، حبِ مال اور معاملات میں کوتاہی کا علم ہوگا۔ اور خاص طور پر اخلاق کی اصلاح اجتماعی کاموں کی اہمیت پر ان کے یہاں بڑا زور دیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر ان سے یہ کام لیا ہے۔ آپ اس کی طرف ضرور توجہ دیں آپ کے اندر اس کی کوئی مقدار ضرور ہونی چاہئے۔

(۲) دوسری چیز یہ ہے کہ اسلام کی تاریخ میں خاص طور پر اس کی دعوت و عزیمت کی تاریخ اور اس کی اصلاحی تحریکوں کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ عہدِ نبوی سے لے کر آج تک علم اور نفعِ خلائق کا۔ اصلاح و انقلابِ حال کا اور زہد و ایثار کا ساتھ رہا ہے یہ دونوں بالکل ہمسفر ہیں۔ آپ اسلام کی پوری تاریخ کا جائزہ لیں گے تو معلوم ہوگا کہ ان دونوں کا کہیں ساتھ نہیں چھوٹا ہے اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کے ذریعہ امت کو نفع پہنچایا اور کسی بڑے فتنے سے محفوظ فرمایا ان میں سب سے بڑا فتنہ ردّت کا فتنہ تھا اور دوسرا فتنہ خلقِ قرآن کا تھا۔ جیسا کہ بعض لوگوں نے کہا ہے:۔

www.abulhasanalinadwi.org

نصر اللہ ھذہ الامۃ ۔ یا ۔ اعان اللہ ھذہ الامۃ
بابی بکر الصدیق یوم الردۃ و باحمد بن حنبل یوم
الفتنۃ ، اور اس کے بعد جو فلسفے کے حملے تھے جن کے مقابلہ کے لئے
جو لوگ آئے ، امام غزالی ہوں یا امام ابو الحسن اشعری ہوں پھر اس کے
بعد جو فتنے تھے ان کے مقابلہ کے لئے امام ابن تیمیہ وغیرہ آئے پھر ہندوستان میں
صوفیائے کرام جنہوں نے مادیت و غفلت اور سلطنت کے اثر سے
جو جاہ پرستی ، طاقت پرستی ، دولت پرستی اور نفس پرستی پیدا ہو رہی تھی اس
کو روکا ۔ پھر اس کے بعد غیر مسلموں کے اثر سے اسلامی معاشرے میں جو
بدعات ، مشرکانہ عقائد داخل ہو گئے تھے اور وحدۃ الوجود کا جو اثر فلاسفہ
اور صوفیوں سے لے کر ادبار اور شعراء تک کے دماغوں میں سرایت کر گیا
تھا اس کے مقابلہ کے لئے حضرت مجدد الف ثانی آئے ۔ پھر اس کے
بعد قرآن مجید کے براہ راست مطالعہ اور حدیث سے اشتغال ہونے
کی وجہ سے جو ایک جاہلیت ہندیہ اور مقامی اثرات تھے اور اتباع
سنت کا جو ذوق کم ہو گیا تھا اور عقیدہ میں رخنہ پڑ گیا تھا اس کے سد باب
کے لئے حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کے اخلاف و خلفاء کو اللہ تعالیٰ
نے تیار کیا ۔

غرض کہ پوری تاریخ بتاتی ہے کہ اصلاح کا کام ، عزیمت کا کام
اور سطح سے بلند ہو کر امت کے نفع کا کام اور زہد و ایثار دونوں میں اللہ
تعالیٰ نے کوئی فطری اور طبعی رشتہ قائم کر دیا ہے جو اسلام کی پوری

www.abulhasanalinadwi.org

تاریخ میں ٹوٹنے نہیں پایا۔ اس لئے میں آپ سے صاف کہتا ہوں کہ اس کے لئے بھی آپ اپنے کو تیار کریں۔ کیونکہ دوسری قوموں میں بھی کوئی کام زہد و ایثار کے بغیر نہیں ہوا ہے۔ اگرچہ ان کا مزاج الگ، ان کے نتائج مختلف اور ان کے احکام بھی دوسرے ہیں اس لئے اپنے آپ کو ارزاں فروشی سے بچائیں، صرف دولت دنیا کو اور عہدوں کو اپنا مطمح نظر نہ بنائیں جہاں سے کام آجاتے، مانگ آجائے اور امید ہو جائے بس آپ آنکھ بند کر کے چلے نہ جائیں اور زہد و ایثار سے کام لیں۔ اسی زہد و ایثار کے وعدے سے قرآن مجید بھرا ہوا ہے اس وقت نہ میں استیعاب کر سکتا ہوں اور نہ آپ کو ضرورت ہے۔

پوری تاریخ شاہد ہے کہ زہد و ایثار سے جو حقیقی آسودگی اور صحیح عزت حاصل ہوتی ہے وہ کہیں نہیں حاصل ہوتی ہے اور یہی اصل مقصد ہے جو لاکھوں کروڑں روپے کے مالک کو بھی حاصل نہیں ہے وہ ایک لقمہ کو حلق سے اتارنے کے لئے بعض اوقات ترستے ہیں۔ ہنری فورڈ کہتا تھا کہ میری ساری دولت لے لو اور میرا معدہ درست کر دو اور اس قابل بنا دو کہ میں کچھ کھا پی سکوں۔ حقیقی ضرورت کا سہولتوں اور عزت کے ساتھ پیدا ہونا اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوتا ہے۔

اگر غیر مناسب بات نہ ہوتی تو میں بتاتا کہ میں اور میرے بعض رفقاء کو محض بزرگوں اور اپنے مربیوں کے فیض سے اور جو کتابوں میں پڑھا تھا اس کے اثر سے اللہ تعالیٰ نے بچا لیا تو آج ہم اس قابل ہیں، ورنہ

www.abulhasanalinadwi.org

معلوم نہیں کسی یونیورسٹی یا کسی کالج میں ریٹائر ہو چکے ہوتے اور تھوڑی بہت پنشن وغیرہ جو ملتی ہے ملتی ہوتی اور اپنے قصبہ میں بیٹھے زندگی کے دن گذار رہے ہوتے۔ لیکن ہمیشہ ایسے موقعوں پر بزرگوں کے واقعات سامنے ہوتے ہیں ان میں سے مولینا عبدالرحیم صاحب کی صرف ایک مثال پیش کرتا ہوں جس کی نظیر شاید مشکل سے ملے گی۔

والد صاحب مرحوم نے نزہۃ الخواطر کی آخری جلد میں مولٰنا نجم الغنی صاحب رامپوری کے حوالہ سے لکھا ہے کہ مولانا عبدالرحیم صاحب معقولات کے اور ریاضیات کے بہت بڑے ماہر تھے وہ قدیم درس پڑھاتے تھے اور انہیں ریاست رامپور سے پندرہ یا بیس روپے ماہانہ ملتے تھے ان کی اپنے فن میں قابلیت کی شہرت دور دور تک پھیلی ہوئی تھی جب بریلی میں پہلی مرتبہ کالج قائم ہوا ہے تو اس کے پرنسپل مسٹر ہاکنس نے ان کو آفر (پیش کش) کی کہ آپ بریلی کالج میں آ جائیے اور دو سو روپے آپ کی تنخواہ ہوگی تو انہوں نے بڑی سادگی سے جواب دیا کہ میرے پندرہ روپے بند ہو جائیں گے۔ مسٹر ہاکنس نے کہا کہ آپ ریاضیات کے اتنے بڑے ماہر ہیں لیکن پندرہ اور دو سو روپے میں فرق نہیں سمجھتے، پھر انہوں نے جواب دیا کہ جن لڑکوں کو میں پڑھاتا ہوں ان کی تعلیم ادھوری رہ جائیگی پھر اس نے کہا کہ وہ سب لڑکے یہاں آ جائیں گے اور سبھوں کا اسکالرشپ مقرر کر دیا جائے گا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ایک بڑی دقت یہ ہے کہ میرے گھر کے سامنے بیری کا ایک درخت ہے جس کے تازہ پھل سے

www.abulhasanalinadwi.org

صبح صبح ناشتہ کرتا ہوں وہاں جانے کے بعد اس کا پھل نہیں ملے گا جس کی وجہ سے صحت پر اثر پڑ سکتا ہے پھر اس انگریز نے کہا کہ وہ پھل بھی صبح صبح ڈاک کی گاڑی سے آپ کو مل جائے گا تو پھر انہوں نے جواب دیا کہ یہ سب ٹھیک ہے لیکن آپ یہ بتلائیے کہ کل قیامت میں جب خدا یہ سوال کرے گا کہ تم رامپور چھوڑ کر بریلی اس لئے گئے تھے کہ یہاں پندرہ روپے ملتے تھے اور وہاں دو سو روپے ملیں گے تو میں اس کا کیا جواب دوں گا؟ انگریز بہر حال انگریز تھا اس نے کہا کہ میرے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے۔

میرے عزیزو! میں تم سے صاف کہتا ہوں کہ ایسی مثالیں پھر زندہ ہونی چاہئیں، اللہ کا فیصلہ ہے اور اس کی سنت ہے، سارے آسمانی صحیفے بتاتے ہیں انبیاء علیہم السلام کی سیرت سے معلوم ہوتا ہے اور مصلحین کی تاریخ بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جو عزت سکونِ قلب اور روحانی سرور عطا فرماتا ہے اور اس کے ساتھ جو برکت ہوتی ہے وہ سب زہد و ایثار پر موقوف ہے۔ اور اب پھر وہ دور آگیا ہے خاص طور سے ہندوستان کے حالات اس زہد و ایثار کے طالب ہیں۔ یہ بہت بُری روایت شروع ہوگئی ہے کہ جہاں زیادہ پیسے ملیں جہاں زیادہ آسودگی حاصل ہو اور جہاں اپنے خاندان کی آسانی سے پرورش کر سکیں وہیں جانا چاہئے یہ بہت بڑی آزمائش ہے اس سے بچنے کی دعا مانگنی چاہئے۔

www.abulhasanalinadwi.org

(۳) تیسری بات جو بہت تجربہ کی ہے وہ یہ ہے کہ میں نے بھی کتابیں پڑھی ہیں اسلام کے مذاہب اربعہ اور ان سے باہر نکل کر تقابلی مطالعہ کیا ہے شاید کم ہی لوگوں نے اس طرح کا مطالعہ کیا ہو ان تمام کے مطالعے کے نچوڑ میں ایک گُر کی بات بتاتا ہوں کہ جمہور اہل سنّت کے مسلک سے کبھی نہ ہٹیے گا۔ اس کو لکھ لیجئے۔ چاہے آپ کا دماغ کچھ بھی بتائے۔ آپ کی ذہنیت آپ کو کہیں بھی لے جاتے، کیسی ہی قوی دلیل پائیں جمہور کے مسلک سے نہ ہٹیے، اللہ تعالیٰ کی جو تائید اس کے ساتھ رہی ہے جس کے شواہد و قرائن ساری تاریخ میں موجود ہیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کو اس دین کو باقی رکھنا تھا۔ اور باقی رہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی اصلی حالت پر قائم رہے ورنہ بدھ مذہب کیا باقی ہے عیسائیت کیا باقی ہے عیسائیت کے بارے میں قرآن کا ولا الضآلین کہنا ایک معجزہ ہی ہے یعنی وہ پٹری سے بالکل ہٹ چکی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے چونکہ اس دین اسلام کے بارہ میں فرمادیا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون، اور اس کے ساتھ جو تائید ہے جو قوی دلائل ہیں، جو سلامت فکر اور سلامتِ قلب ہے، اس کے ساتھ جو ذہین ترین انسانوں کی محنتیں اور غور و خوض کے نتائج ہیں اور ان کا جو اخلاص ہے اور ذہن سوزی ہے وہ کسی مذہب کو حاصل نہیں ہے یہ وہ بات ہے ہمارے اور آپ کے استاذ مولانا سید سلیمان ندوی نے اپنے بعض شاگردوں سے کہا جیسا کہ مولانا اویس صاحب رح نقل کرتے تھے اور سید صاحب سے

www.abulhasanalinadwi.org

ان کے استاذ مولانا شبلی رحؒ نے کہی تھی۔ بعض لوگ چمک دمک والی تحریر پڑھ کر دھوکا کھا جاتے ہیں "ومن الناس من یعجبک قولہ فی الحیٰوۃ الدنیا ویشھد اللہ علیٰ ما فی قلبہ" اور شہیدوں کا مذاق اڑاتے ہیں، اور کہیں علمائے سلف کا مذاق اڑاتے ہیں۔ کہیں مفسرین ان کے تیر کا نشانہ بنتے ہیں،

لہٰذا۔ مسلکِ جمہور سے اپنے کو وابستہ رکھئے اس کا بڑا فائدہ ہوگا۔ اللہ کی خاص عنایت ہوگی اس کی نصرت و برکت ہوگی اور حسنِ خاتمہ بھی ہوگا۔

یہ باتیں ہیں جن کو میں شاید زیادہ مؤثر طریقہ سے نہ کہہ سکا لیکن آپ انہیں حقائق سمجھیں اور یہ مطالعہ اور تجربہ کا ماحصل ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں ان باتوں تک پہونچا ہوں اور آپ تک بطور امانت اور وصیت منتقل کرتا ہوں۔

(۴) اور آخری بات یہ ہے کہ علم سے اپنا اشتغال رکھئے، اپنے کو کبھی فارغ التحصیل نہ سمجھئے، ہمیشہ نئی اور پرانی کتابوں کا مطالعہ کرتے رہیئے خواہ آپ کہیں رہیں، قرآن مجید کی تفسیریں، حدیث شریف کی شرحیں، تاریخ کی کتابیں اور جو کتابیں علم کلام پر اور صحیح عقائد کو پیش کرنے کے لئے صحیح طریقہ پر لکھی گئی ہیں ان سب سے آپ کا ربط ہے اور ان کا ہمیشہ مطالعہ کرتے رہیں اور اپنے مرکز سے برابر تعلق قائم رکھئے ؎

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ۔ (بشکریہ تعمیر حیات لکھنؤ، ۲۵ مارچ ۱۹۸۸ء)

www.abulhasanalinadwi.org

احسان کا بدلہ احسان ہے

قرآن حکیم

ہمارے والدین نے ہماری پرورش تعلیم و تربیت جس خلوص و محبت سے کی ہے اُس کے تحت اُن کا حق اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اُن کی زندگی میں اُن کی خدمت ادب و احترام سے کریں اُن کے لئے راحت و سکون کے اسباب مہیا کریں حُسنِ اخلاق کا مظاہرہ کریں۔

والدین کے انتقال کے بعد اُن کے لئے دعا مغفرت کریں۔ اور ایصالِ ثواب کا اہتمام کریں۔ کم از کم اتنا تو کریں کہ ہر نماز کے بعد تین بار سورۃ اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب بخش دیں۔

ایصالِ ثواب کا بہترین ذریعہ مساجد کی تعمیر اور دنیا بھر میں جہاں ضرورت ہو قرآن کریم کی ترسیل ہے یہ صدقہ جاریہ ہے جو تا دیر جاری رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

یاد رکھئے دنیا کے بیشتر ممالک کے مسلمان قرآن کریم کے حصول کیلئے ترستے ہیں جبکہ اہل پاکستان یہ خدمت بآسانی انجام دے سکتے ہیں اللہ تعالیٰ توفیق دے تو اپنے والدین۔ اساتذہ۔ احباب و اعزار کیلئے ایصالِ ثواب کا اہتمام کیجئے یہ خود آپ کے اپنے لئے اجر و ثواب کا موجب ہے ——— وما علینا الا البلاغ۔

صدیقی ٹرسٹ

صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس
۴۵۸ گارڈن ایسٹ نزد لسبیلہ چوک کراچی ۷۴۸۰۰

القادر پرنٹنگ پریس فون : ۷۷۲۲۷۴۸

www.abulhasanalinadwi.org